

بتا رہا۔

۳۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”دوسرے مصرع میں ”بہت“ کے لفظ پر زور دینا چاہیے تاکہ

آدم کی نسبت زیادہ بے آبروئی کے ساتھ نکلنا ثابت ہو۔“

اس شعر میں متعدد خوبیاں ہیں، مثلاً :

۱۔ کوچہ محبوب کو بالواسطہ خلد قرار دے دیا۔

۲۔ حضرت آدمؑ کا بہشت سے نکالا جانا تو سب کو معلوم ہے، لیکن بے آبروئی

کا پہلو اس شعر سے پیشتر ابھرا نہیں تھا۔

۳۔ شعر کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت آدمؑ کا بہشت سے نکلنا بھی

بے آبروئی کا باعث تو ضرور تھا، مگر وہ بے آبروئی ایسی نہ تھی، جیسی ہمیں پیش

آئی، کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہے، مرزا کو نکلنے یا نکالے جانے میں جو حالت

پیش آئی، اس کے سامنے حضرت آدمؑ کی بے آبروئی بھی معمولی چیز رہ گئی۔

۴۔ لغات۔ بھرم : اعتبار، ساکھ، عزت، راز۔

شرح : اے ستم گر! تو اپنے قد کی درازی پر بہت ناز کر رہا ہے

لیکن اگر تیری پیچ و خم زلف کے پیچ و خم نکل جائیں تو ابھی درازی قد کی

ساکھ جاتی رہے اور اعتبار اٹھ جائے۔

مطلب یہ کہ قد اسی وقت تک کشیدہ نظر آ رہا ہے، جب تک زلف

کے پیچ و خم نہیں کھلے۔ اس سلسلے میں ایک خاص نکتہ قابل غور ہے۔ اگر

زلف کے پیچ و خم قائم رہیں تو وہ زیادہ سے زیادہ کمر تک پہنچے گی۔ اور

درازی قد پر بہت موزوں نظر آئے گی، لیکن اگر زلف کے تمام پیچ و خم

کھول دیے جائیں تو وہ کمر سے بھی بہت نیچے آجائے گی اور قامت محبوب

کی درازی اس میں گم ہو جائے گی۔ یہ نظارے کا معاملہ ہے، جس کا تجربہ ہر

وقت کیا جاسکتا ہے۔